

شرح : خواجہ عالی فرماتے ہیں :

” سالک کو تمام موجودات عالم میں حق ہی حق نظر آئے تو اسے شہود کہتے ہیں اور غیب الغیب سے مراد مرتبہ احدیت ذات ہے ، جو عقل و ادراک اور بصیرت سے وراد الوراہ ہے ۔ کہتا ہے کہ جس کو ہم شہود سمجھے ہوئے ہیں ، وہ درحقیقت غیب الغیب ہے اور اس کو غلطی سے شہود سمجھنے میں ہماری مثال ایسی ہے ، جیسے کوئی خواب میں دیکھے کہ میں جاگتا ہوں ، پس گو وہ اپنے تئیں بیدار سمجھتا ہے ، مگر فی الحقیقت وہ ابھی خواب ہی میں ہے ۔ یہ مثال بالکل نئی ہے اور اس سے بہتر اس مضمون کے لیے نہیں ہو سکتی “

مطلب یہ ہے کہ ذات احدیت حقیقتہً غیب الغیب ہے یعنی غیب کے اندر غیب ہے ، لیکن ہم اسے شہود سمجھے ہوئے ہیں ، یعنی یہ قرار دیے بیٹھے ہیں کہ اس نے ظہور اختیار کیا ۔ ہماری مثال ایسی ہے ، گویا کوئی شخص سویا ہوا ہو اور خواب دیکھے کہ جاگ رہا ہے ۔ ظاہر ہے کہ محض جاگنے کا خواب دیکھ لینے سے اسے بیدار نہیں سمجھا جاسکتا ۔ ایسا سمجھنا سراسر دھوکا ہے ۔

۱۱۔ لغات - ندیم : ہم نشین ، ہمدم ، رفیق ۔

بو تراب : حضرت علی کی کنیت ۔ اگرچہ صورت کنیت کی ہے ، لیکن حقیقت میں یہ ان کا لقب ہے ۔ روایت ہے کہ ایک مرتبہ حضرت علیؑ مسجد نبویؐ میں فرشِ خاک پر سوئے ہوئے تھا اور آپ کے کپڑے خاک آلود ہو گئے تھے ۔

” رسول اللہ (صلعم) تشریف لائے تو فرمایا :

” اے بو تراب ! (خاک میں لیٹے ہوئے یا خاک آلود) اٹھ “۔ پس اسی وقت سے حضرت علیؑ کا یہ لقب پھیل گیا ۔

شرح : پہلے مصرع میں ”دوست“ سے دونوں جگہ خدا مراد ہے ۔

اے غالب ! دوست (خدا) کے رفیق اور ہم نشین (حضرت علیؑ) سے دوست